

زری پالیسی بیان

19 نومبر 2021ء

1- زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے اپنے آج کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 150 بیس پوائنٹس بڑھا کر 8.75 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے سے ایم پی سی کے اس نقطہ نظر کی عکاسی ہوتی ہے کہ پچھلے اجلاس کے بعد مہنگائی اور توازن ادائیگی سے متعلق خطرات بڑھے ہیں جبکہ نمو کا منظر نامہ مزید بہتر ہوا ہے۔

2- مہنگائی اور توازن ادائیگی سے متعلق بڑھے ہوئے خطرات عالمی اور ملکی دونوں قسم کے عوامل کی بنا پر ہیں۔ دنیا بھر میں رسدی زنجیروں میں کووڈ سے تعطل کی بنا پر قیمتوں کا دباؤ اور توانائی کے بلند نرخ اُس سے زیادہ بڑے اور دیر پائا ثابت ہو رہے ہیں جتنا پہلے سمجھا گیا تھا۔ جواب میں مرکزی بینکوں نے عام طور پر مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے کے لیے زری پالیسی کو سخت کرنا شروع کر دیا۔ پاکستان میں بھی بلند درآمدی قیمتوں نے توقع سے بڑھ کر صارف اشاریہ قیمت، حساس اشاریہ قیمت اور توزی مہنگائی کے اعداد و شمار میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی مہنگائی پر طلبی دباؤ کی علامات بھی ابھر رہی ہیں اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات ملکی سرکاری قیمتوں کے بڑھنے کے خطرات کی بنا پر بلند ہو گئی ہیں۔ جہاں تک توازن ادائیگی کا تعلق ہے، ستمبر اور اکتوبر میں جاری کھاتے کے خسارے توقع سے زیادہ رہے ہیں جس سے تیل اور اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور تیز ملکی طلب دونوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس بیرونی دباؤ سے نمٹنے کا بوجھ زیادہ تر روپے پر پڑا ہے۔

3- ان حالات کے نتیجے میں خطرات کا توازن توقع سے زیادہ تیزی سے نمو سے مہنگائی اور جاری کھاتے کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ چنانچہ ایم پی سی کا نقطہ نظر یہ تھا کہ مہنگائی کے دباؤ کا مقابلہ کرنے اور نمو کے استحکام کو برقرار رکھنے کی خاطر زری پالیسی کو معمول پر لانے کے لیے زیادہ تیزی سے آگے بڑھنا ہو گا۔ آج کے ریٹ میں اضافہ اس سمت میں اہم قدم ہے۔ آگے چل کر ایم پی سی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ قدرے مثبت حقیقی شرح سود کے حصول کا حتمی ہدف تبدیل نہیں ہوا اور، آج کے اقدام کے پیش نظر، توقع ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لیے محتاط اقدامات کیے جائیں گے۔

4- ایم پی سی نے فیصلے تک پہنچنے میں حقیقی، بیرونی اور مالیاتی شعبوں کے اہم رجحانات اور امکانات، اور ان کے نتیجے میں زری حالات اور مہنگائی کے امکانات کو مد نظر رکھا۔

حقیقی شعبہ

5- مالی سال 21ء کے آغاز سے جاری معاشی بحالی، جس کی عکاسی ملکی طلب کے بلند تعدد اظہاریوں، بشمول گاڑیوں کی فروخت، بیٹری و لیٹیم مصنوعات (بیٹری و لیٹیم، تیل اور لبریکیشنس) کی فروخت اور بجلی کی پیداوار۔ نیز درآمدات کی مقدار اور ٹیکس محاصل سے ہوتی ہے، جاری ہے۔ بلند اساس کے اثر اور رسدی زنجیر کے کسی قدر تعطل کے باعث ستمبر میں تھوڑے اعداد سے قطع نظر مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) میں 5.2 فیصد (سال بسال) کی نمو ہوئی جس میں صارفی ایشیا (پائیدار اور ناپائیدار دونوں)، تعمیرات سے منسلک اور برآمدی صنعتوں کی پیداوار کا سب سے زیادہ حصہ تھا۔ زراعت میں کپاس کے سوا خریف کی تمام اہم فصلوں کی پیداوار تاریخ کی بلند ترین سطح پر ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کپاس کی پیداوار بھی بحال ہوئی ہے اور یکم نومبر تک کارخانوں میں پہنچنے والی مقدار پچھلے سیزن کے اسی عرصے کے مقابلے میں 80 فیصد بڑھ گئی ہے۔ مجموعی طور پر تیزی سے کم ہوتے ہوئے کووڈ کے کیسوں اور حکومت کی بھرپور ویکسی نیشن مہم کے پس منظر میں معاشی بحالی زیادہ سے زیادہ پائیدار اور از خود قائم رہنے والی معلوم ہوتی ہے۔ مستقبل میں خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت اور معاشی پالیسیوں کے معمول پر آنے کے نتیجے میں صنعتی سرگرمیوں کی نمویں کچھ اعتدال آنے کا امکان ہے۔ تاہم زراعت کے بہتر منظر نامے سے اس کی بخوبی تلافی ہو سکتی ہے اور مالی سال 22ء میں نمو کی 4-5 فیصد کی پیش گوئی کو لاحق خطرات کا جھکاؤ اوپر کی جانب ہے۔

بیرونی شعبہ

6- اجناس کی مسلسل بلند قیمتوں اور مضبوط ملکی سرگرمی نے جاری کھاتے کے خسارے کو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 3.4 ارب ڈالر کی بلند سطح پر رکھا۔ غیر توانائی درآمدات میں کچھ اعتدال آنے کے باوجود توانائی کی بلند قیمتوں اور خدمات کی درآمدات بڑھنے کے باعث اکتوبر میں یہ خسارہ بڑھ کر 1.66 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ ستمبر میں 1.13 ارب ڈالر تھا۔ برآمدات اور ترسیلات زر میں کسی قدر ماہ بہ ماہ کمی بھی آئی۔ توقع ہے کہ مالی سال 22ء کے لیے جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 2-3 فیصد کی پچھلی پیش گوئی سے تھوڑا تجاوز کر جائے گا۔

7- اگرچہ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ نے دھچکا جذب کرنے والے کارکردار مناسب طور پر ادا کیا ہے تاہم بڑھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے ساتھ مطابقت کے حوالے سے اس نے خاصا بوجھ برداشت کیا ہے۔ گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے بعد سے روپے کی قدر مزید 3.4 فیصد گر گئی ہے۔ امریکی ڈالر مئی سے بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں بڑھا ہے کیونکہ فیڈرل ریزرو کی جانب سے تدریجی کمی کی توقعات سامنے آئی ہیں۔ تاہم مئی سے روپے کی قدر میں کمی مقابلتاً زیادہ رہی ہے۔ شرح سود اور مالیاتی پالیسی سمیت ردوبدل کے دیگر طریقے معمول پر آئیں گے تو روپے پر دباؤ کم ہونا چاہیے۔

مالیاتی شعبہ

8- مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں جی ڈی پی کا ایک فیصد تھا، بہتر ہو کر 0.8 فیصد سے ہو گیا ہے۔ اس کا سبب بلند ریفرنڈرز اور پیٹرولیم مصنوعات پر سبزی ٹیکس ریٹ میں نمایاں کمی کے باوجود ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں ہدف سے زیادہ نمو (38.3 فیصد سال بسال) تھی۔ تاہم پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) میں بڑی کمی کی وجہ سے نان ٹیکس محاصل 22.6 فیصد (سال بسال) گر گئے۔ اس کے علاوہ بنیادی فاضل مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی سے 28.6 فیصد کم تھا جس کا سبب غیر سودی اخراجات میں 33 فیصد (سال بسال) اضافہ تھا۔ مستقبل میں ملکی طلب کو قابو میں رکھنے کے لیے بجٹ میں طے کردہ مالیاتی کجگانی کو حاصل کرنا ضروری ہو گا۔ منصوبے سے بڑھ کر بنیادی مالیاتی خسارہ مہنگائی اور جاری کھاتے کے منظر نامے کو بدتر کر سکتا ہے اور بحالی کی پائیداری کو مخدوش کر دے گا۔

زری اور مہنگائی کا منظر نامہ

9- حقیقی رسد زر کی نمو حالیہ مہینوں میں تیز ہو گئی ہے اور رجحان کی سطح سے اوپر ہے۔ اب جبکہ معاشی بحالی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ زری حالات کو معمول پر لانے کے وسیع اقدام کے تحت اس نمو میں تھوڑی کمی لائی جائے۔ ایم پی سی نے نوٹ کیا کہ بینکوں کی کیش ریزرو کی شرط میں حالیہ اضافہ اس سلسلے میں مدد دے سکتا ہے۔

10- گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے بعد سے مہنگائی کا دباؤ خاصا بڑھ چکا ہے اور عمومی مہنگائی اگست میں 8.4 فیصد (سال بسال) سے بڑھ کر ستمبر میں 9 فیصد اور اکتوبر میں 9.2 فیصد ہو گئی جس کا بنیادی سبب توانائی کی بلند لاگت اور توزی مہنگائی میں اضافہ ہے۔ مہنگائی کی رفتار بھی کافی بڑھ گئی ہے اور پچھلے دو ماہ میں اوسط ماہ بہ ماہ مہنگائی 2 فیصد کی بلند سطح پر رہی اور صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کے تمام ذیلی اجزا میں تیزی دکھائی دی۔ گذشتہ دو مہینوں میں توزی مہنگائی بڑھی اور مکانات کے کرایوں، آن سلعے کپڑوں اور ملبوسات، ادویات، چپل جوتے اور دیگر اجزا میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں 6.7 فیصد (سال بسال) ہو گئی۔ علاوہ ازیں گھرانوں کی مہنگائی کی توقعات بلند ہیں اور کاروباری اداروں کی تیزی سے بڑھی ہیں۔ مستقبل میں اجناس کی عالمی قیمتوں اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں مزید ممکنہ اضافے سے مالی سال 22ء میں اوسط مہنگائی کی 7-9 فیصد کی پیش گوئی کو اضافے کے خطرات لاحق ہیں۔ ایم پی سی مہنگائی، مالی استحکام اور نمو کے وسط مدتی امکانات کو متاثر کرنے والے حالات کی بغور نگرانی کرتی رہے گی اور اس کے مطابق کارروائی کے لیے تیار ہے۔
